سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۱۵۶

سنتوں پر عمل کے ثمرات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۱۵۶

سنتوں پر عمل کے ثمرات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبّت ہے
بہ اُمّیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبّت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

وعظ : سنتوں پر عمل کے اثرات

واعظ : عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ : ۵ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۲ء، بروز جمعۃ المبارک

مرتب : جناب سید عمران فیصل صاحب (خلیفہ مجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ)

تاریخ اشاعت : ۴ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۴ مارچ ۲۰۱۶ء بروز پیر

زیرِ اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس:11182 رابطہ:+92.21.34972080، +92.316.7771051

ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

ایک سنت پر عمل کا ثواب سو شہیدوں کے برابر ۶
سوتے وقت کی سنتیں ۶
برا خواب دیکھنے پر کیا کرنا چاہیے؟ ۹
اتباعِ سنت علامتِ عشقِ رسول ہے ۹
ہر کام میں سنّت کی اتباع کیجیے ۱۰
بیدار ہونے کے بعد کی سنتیں ۱۱
بیت الخلاء جانے سے پہلے کی سنتیں ۱۱
جمائی کے وقت مسنون عمل ۱۲
چھینک آنے پر مسنون عمل ۱۳
وضو کی سنتیں ۱۴
طہارتِ کاملہ کی تعریف ۱۶
اللہ کے بعد حضور کی محبت سب سے زیادہ ہونی چاہیے ۱۶
کھانا کھانے کی سنتیں ۱۷
رزق کا اکرام کرنا چاہیے ۲۰
رزق کی بے اکرامی کا وبال ۲۱
قیلولے کی سنت ۲۱
مرد کے لیے سونا پہننے کا مسئلہ ۲۲
لباس پہننے کی سنتیں ۲۲
داڑھی مونچھوں کی سنت ۲۳

توبہ کی کرامت ۲۴

ولی اللہ بننے کا مختصر راستہ ۲۵

اللہ والوں سے محبت کی فضیلت ۲۶

ایمان کی مٹھاس حاصل کرنے کا نسخہ ۲۷

حلاوتِ ایمانی پانے پر حسنِ خاتمہ کی بشارت ۲۷

دین پر ثابت قدم رہنے کا آسان نسخہ ۲۸

اللہ والی محبت کی شرائط ۲۹

حلاوتِ ایمانی کی پانچ علامات ۳۰

آدابِ بندگی ۳۱

اشکوں کی بلندی

خداوندا مجھے توفیق دے دے
فِدا کردوں میں تجھ پر اپنی جاں کو

گنہگاروں کے اشکوں کی بلندی
کہاں حاصل ہے اختر کہکشاں کو

اختر

سنتوں پر عمل کے ثمرات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ[1]

ایک سنت پر عمل کا ثواب سو شہیدوں کے برابر

حدیث پاک میں ہے مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ جب جہالت اور بدعت کا زمانہ آجائے تو جو میری سنت پر عمل کرے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ محدثین اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ سے مراد ہے عِنْدَ غَلَبَۃِ الْبِدْعَۃِ وَالْجَھْلِ جب بدعت اور جہالت کا غلبہ ہو جائے، تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ اَیْ عَمِلَ[2] اس وقت جو میری سنت پر عمل کرے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

سوتے وقت کی سنتیں

بعض آدمی ایسے سوتے ہیں کہ سینہ زمین کی طرف ہے اور پیٹھ آسمان کی طرف ہے، اس کو پٹ لیٹنا بھی کہتے ہیں، ایسے شیطان سوتا ہے۔ایک صاحب کے یہاں صبح صبح

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح:۳۰/۱،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ،ایچ ایم سعید

[2] مرقاۃ المفاتیح:۲۶۲/۱(۱۷۶)،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ،دار الفکر،بیروت

حاضری ہوئی تو دیکھا کہ ایک حافظ صاحب جن کے ماشاء اللہ پوری داڑھی بھی تھی اور مدرسے کے طالبِ علم بھی تھے مگر شیطان کی طرح اُلٹے لیٹے سو رہے ہیں اور دونوں ٹانگیں بھی گھٹنے سے مُڑ کر اُٹھی ہوئی ہیں جیسے ہوا میں کوئی جہاز جارہا ہے۔ تو میں نے ان صاحب سے کہا کہ اپنے رشتے دار کو سمجھایے کہ سنت کے مطابق لیٹنا چاہیے یہ کس طرح لیٹے ہوئے ہیں؟ ایک تو پَٹ لیٹنا پھر دونوں ٹانگیں بھی گھٹنے سے مڑی ہوئی ہیں جیسے ہوائی جہاز اڑ رہا ہو۔

حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور حکیم الامّت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم جو بہت زبردست عالم ہیں انہوں نے تقریر میں فرمایا کہ سونے کی سنت یہ ہے کہ جب بستر پر لیٹنے کا ارادہ ہو تو پہلی سنت یہ ہے کہ بستر کو جھاڑ لو، تولیہ سے، رومال سے یا کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کرلو، ہو سکتا ہے کہ بستر پر کوئی بچھو یا کیڑا وغیرہ ہو۔ اگر اپنے تہبند کے کنارے سے اس کو جھاڑو گے تو سنت کے زیادہ مطابق ہے کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ اپنے تہبند کے کنارے سے بستر جھاڑا کرتے تھے۔ اگر آپ کا بستر پہلے ہی صاف ہے تب بھی سنت سمجھ کر ذرا سا جھاڑ لیا کرو۔

قاری طیب صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ شریعت نے سوتے وقت داہنی کروٹ لیٹنے کو فرمایا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ساری رات داہنی کروٹ لیٹیں، بس سونے کی ابتدا داہنی کروٹ سے کریں، بعد میں بے شک بائیں طرف کروٹ لے لیں، لیکن دو شق اختیار نہ کیجیے یعنی چِت لیٹنا اور پَٹ لیٹنا۔ لیٹنے کی ابتدا دائیں کروٹ سے کریں، بعد میں ائیں طرف بھی لیٹ سکتے ہیں۔ قاری طیب صاحب فرماتے ہیں کہ چوں کہ دل بائیں طرف ہوتا ہے اور رات کے کھانے کے ایک دو گھنٹے بعد آدمی سو جاتا ہے تو معدے کی گیس دل پر بوجھ ڈالتی ہے پھر دل کی اور ہارٹ اٹیک کی بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں۔

دیکھیں سنت کی زندگی میں کتنے فائدے ہیں، دنیاوی فائدہ بھی ہے، صحت کا نفع بھی ہے لیکن ہمیں اس کی نیت نہیں کرنی چاہیے عمل تو سنت سمجھ کر ہی کرنا چاہیے۔ اور چِت لیٹنے میں کیا برائی ہے؟ فرمایا کہ چِت لیٹنا شکست کھانے کی علامت ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ میں نے تو

اس کو چاروں شانے چت کر دیا۔ جب پہلوان دوسرے پہلوان کو پٹخ دیتا ہے، اس کی پیٹھ زمین سے لگا دیتا ہے تو وہ ہاتھ پھیلا کر لیٹ جاتا ہے گویا اپنی شکست تسلیم کرلیتا ہے تو چِت لیٹنا گویا ہارنے والوں کی علامت ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ پسند نہیں کیا کہ ہمارے بندے ہارے ہوئے لوگوں کی طرح لیٹیں۔ اور چت لیٹنے سے برے خواب بھی بہت نظر آتے ہیں۔ یہ تجربہ کی بات بتلا رہا ہوں۔ جب کبھی آپ ڈراؤنا خواب دیکھیں تو تجربہ کرلیں کہ اس وقت آپ چِت لیٹے ہوں گے۔ اور پٹ لیٹنا یعنی پیٹ زمین کی طرف اور پیٹھ آسمان کی طرف اس طرح شیطان لیٹتا ہے۔ جب شیطان کی طرح لیٹو گے تو شیطانی کاموں کا تقاضا پیدا ہوگا۔ جب شیطان کی نقل کرو گے تو جس کی نقل کرتے ہو اس کی عادتیں بھی آجاتی ہیں۔ ایک آدمی کی زبان توتلی نہیں ہے لیکن توتلوں کی نقل کرتا ہے اور تتلا کر بولتا ہے، تو مذاق کرتے کرتے وہ توتلا ہی ہوجاتا ہے۔

بہرحال بستر کتنا ہی صاف ہو جب سونے کے لیے لیٹو تو ذرا سا جھاڑ لو تاکہ سنت کا ثواب مل جائے۔ اس کے بعد سر تکیے پر رکھ کر اور داہنا ہاتھ گال کے نیچے رکھ کر داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ، پھر کچھ سورتیں پڑھ لو، کلمہ پڑھ لو، تینوں قل پڑھ لو اور سونے کی مسنون دعا پڑھ لو **اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی**[۳] اے اللہ آپ کے نام پر مر رہا ہوں اور آپ کے نام ہی سے زندہ ہوں گا۔ گویا سونا مرنے کے برابر ہے اور سو کر جاگنا زندہ ہونے کے برابر ہے۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

شب ز زنداں بے خبر زندانیاں
شب ز دولت بے خبر سلطانیاں

رات میں کوئی قیدی خواہ کتنی ہی سزا میں ہو جب سو گیا تو قید خانے کی تکلیف بھول جاتا ہے اور رات کو جب بڑے بڑے سلطان و بادشاہ سو جاتے ہیں تو اپنی دولت بھول جاتے ہیں۔ گویا سویا مرا برابر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اِنَّمَا النَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ**[۴] نیند موت

---

۳ صحیح البخاری:۲/۹۳۴(۶۳۴۷)،باب مایقول اذا نام، المکتبۃ المظھریۃ

۴ البعث والنشور للبیھقی:۱/۲۴۴(۴۸۴)،باب قول اللہ عزوجل لا یذوقون فیھا الموت الا الموتۃ الاولٰی، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ

کا بھائی ہے۔ اگر موت کو نہیں دیکھا تو اس کے بھائی کو دیکھ لو، سو گئے اور ختم ہو گئے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوتے وقت یہ دعا سکھائی ہے اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی اے اللہ آپ کے نام پر مرتا ہوں اور آپ کے نام سے صبح زندہ ہوں گا۔

برا خواب دیکھنے پر کیا کرنا چاہیے؟

اگر رات میں کوئی برا خواب نظر آجائے اور آنکھ کھل جائے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ شَرِّ مَا اَرٰی [۵] پڑھ کر بائیں طرف تین دفعہ ہلکا سا تھو تھو کر دو، اور کروٹ بدل کر سو جاؤ۔ برے خواب دیکھنے کے وقت یہ عمل سنت ہے۔ اس طریقے سے سنتیں ادا کر کے آپ سوئیں گے تو ان شاء اللہ رات بھر عبادت میں رہیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر جب سونا نصیب ہو گا تو رات بھر عبادت میں لکھ دیا جائے گا۔

اتباعِ سنت علامتِ عشقِ رسول ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عمل کرتا دیکھتے اس کی اتباع کے حریص ہو جاتے تھے، اگر ان کو یہ معلوم ہو تا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں درخت کے نیچے آرام فرمایا ہے تو وہ بھی اتباع سنت کی نیت سے اس درخت کے نیچے لیٹ جاتے تھے۔ اگر صحابہ کو معلوم ہو تا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں یہاں استنجاء کیا ہے تو چاہے انہیں استنجے کا تقاضا ہو یا نہ ہو وہاں اتر کر ذرا سی دیر بیٹھ جایا کرتے تھے۔

دوستو یہ عشق کی باتیں ہیں، محبت کی باتیں ہیں، خشک ملا اور خشک صوفی نہ بنو، روکھے پھیکے انسان مت بنو، محبت والے بنو، محبت بڑی نعمت ہے۔ محبت اتنا بڑا عمل ہے جس کی برکت سے تھوڑے سے عمل سے بھی انسان کا کام بن جاتا ہے جیسے رس ملائی میں رس نہ ہو، کوئی انجکشن لگا کر سارا رس کھینچ لے اور آپ کو وہ رس ملائی کھلائے تو کیا آپ کو مزہ آئے گا؟ ایسے ہی جس میں محبت نہ ہو وہ بے رس مٹھائی کی طرح ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا

[۵] شرح السنۃ للبغوی: ۲/۲۷۶، یوسف (۶)، دار احیاء التراث، بیروت

تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں، اور ہمیں اس میں یہ سوچ کر مزہ بھی آئے گا کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے۔ محبت کا تقاضا یہ ہی ہے کہ محبوب کی ہر ادا پر عمل کیا جائے۔

ہر کام میں سنّت کی اتباع کیجیے

اب سر پر رومال رکھنا ہے تو چوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی سر پر رومال رکھتے تھے تو یہ نیت کرلو کہ ہمارے حضور بھی سر پر رومال رکھتے تھے۔ کسی کو ٹھنڈک لگ رہی ہو جیسے مجھے آج نزلہ زکام اور حرارت کا اثر ہے تو میں نے بھی سر کو رومال سے لپیٹا ہوا ہے۔ دھوپ میں نکلتے وقت سر پر رومال رکھیں تو یہ نیت کرلیں کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی دوپہر کی دھوپ سے بچنے کے لیے سر پر رومال رکھا کرتے تھے، اس نیت سے ثواب بھی مل جائے گا۔

یہ سب سنتیں سیکھنے کی ہیں، سنتوں کی کتابیں لے لیجیے اور ایک ایک کرکے ان سنتوں کو سیکھتے جائیے۔ ان شاء اللہ ہر سنت پر عمل کرنے سے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ ”دعائے مسنونہ“ کے نام سے مسنون دعاؤں کی کتاب ہے، یہ جیبی سائز کی کتاب ہے، اسے جیب میں رکھ لیں اور جب دفتر میں، کارخانوں میں جائیں تو راستے میں بجائے اس کے کہ ہر بس اسٹاپ پر اِدھر اُدھر تاک جھانک کریں اور آنکھوں کو گناہوں سے خراب کریں اس کتاب سے روزانہ ایک سنت یاد کرلیا کریں۔ کیوں بھائی آسان نسخہ ہے یا نہیں؟ اور راستہ بھی اللہ والوں کا سا گزرے گا، شیطان کی طرح تاک جھانک کرنے اور اِدھر اُدھر بدنظری کرکے گناہوں میں آنکھیں استعمال کرنے سے بھی بچ جائیں گے کیوں کہ سنت کی دعائیں یاد کررہے ہیں۔ سنت میں لگیں گے تو سنت کی روشنی میں گناہ کیسے ہوگا؟ گناہ تو اندھیرے کی چیز ہے، جب آفتاب پاس ہو تو اندھیرا نہیں آئے گا جیسے سورج کے ہوتے ہوئے رات نہیں آسکتی۔ لہٰذا سنت کی روشنی کے لیے یہ مسنون دعائیں یاد کیجیے۔ ساری سنتیں ایک دن میں تو نہیں سیکھ سکتے مگر آہستہ آہستہ روزانہ ان سنتوں کو سیکھیے۔

بیدار ہونے کے بعد کی سنتیں

جاگنے کے بعد جب آنکھ کھلے تو پہلے دونوں ہاتھوں سے آنکھوں کو مل لیجیے، اس سے آپ کی نیند کا خمار دور ہو جائے گا اور سنت بھی ادا ہو جائے گی۔ پھر ایک دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ کر کلمہ پڑھیے اور یہ دعا کیجیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ[۶] شکر ہے اس اللہ کا جس نے زندہ کر دیا بعد اس کے آپ نے ہمیں مار دیا تھا اور اسی طرح ہم قیامت کے دن اُٹھیں گے۔ اس دعا میں روزانہ قیامت یاد دلائی جا رہی ہے۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ ہمیں تو یہ دعا یاد نہیں ہے اور دعا یاد کرنے کا ہم کو ٹائم بھی نہیں ہے تو جس شخص نے یہ کہا کہ میرا دماغ کمزور ہے اور مجھے سنتیں یاد نہیں ہوتیں اس کو ایک جنرل اسٹور کھلوا دو، اس کے بعد اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ بھائی ذرا دھنیا تو دینا، ماچس، سوئی، دھاگا، کاغذ اور پینسل دینا۔ تو وہ کھٹا کھٹ سب اٹھا کر دے دے گا، اس کو سب یاد رہے گا کہ کون سی چیز کہاں رکھی ہوئی ہے۔ اب اس سے کہو کہ دو ہزار چیزیں تو تم نے یاد کر رکھی ہیں کہ کون سی چیز کہاں رکھی ہے، دنیا کی محبت میں تو آپ اتنے چست ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لیے ذرا بھی وقت نہیں ہے۔ بہرحال سو کر اٹھنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو دھو لیں، استنجا کرنے کی ضرورت ہو تو استنجاء کر لیں۔

بیت الخلاء جانے سے پہلے کی سنتیں

استنجاء کرنے کے لیے بیت الخلاء میں کیسے جائیں؟ کون سا پیر پہلے داخل کریں؟ پہلے بائیں پیر داخل کریں۔ ہر خراب کام بائیں طرف سے شروع کریں، اچھے کام دائیں طرف سے شروع کریں۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ[۷] یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں خبیث شیطانوں اور ان کی بیویوں سے۔ پھر بایاں پاؤں پہلے رکھ کر بیت الخلاء میں داخل ہوں۔ یہ دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[۶] صحیح البخاری:۲/۹۳۶(۶۳۵۰)، باب ما یقول اذا اصبح، المکتبۃ المظھریۃ

[۷] صحیح البخاری:۱/۲۶(۱۴۴)، باب ما یقول عند الخلاء، المکتبۃ المظھریۃ

سکھائی ہے لیکن آج ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم والی زندگی، اپنے پیارے نبی والی زندگی کی کوئی فکر ہی نہیں ہے۔ ہائے روٹی اور ہائے پیٹ میں لگے ہوئے ہیں۔ بہت کیا تو کسی پیر کا وظیفہ پڑھ لیا مگر اللہ کے رسول کی سنتیں سیکھنے کی فکر کسی کو نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ ھٰذِہِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَۃٌ فَاِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ[۸] بیت الخلاء جنّات وشیاطین کی حاضری کے مقامات ہیں، پس اگر تم میں کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو تو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ پڑھے۔ اس حدیث کی شرح میں مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں یَتَرَصَّدُوْنَ بَنِیْٓ اٰدَمَ بِالْاَذٰی وَالْفَسَادِ[۹] جنات وشیاطین تکلیف دیتے ہیں اور مختلف طریقوں سے تنگ کرتے ہیں، اور شرم گاہ دیکھنے کے بعد مذاق کرتے ہیں اور لطف لیتے ہیں۔ جو شخص یہ دعا پڑھ کر بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہے تو شیاطین اس طرح کی کوئی حرکت نہیں کرسکتے۔

لیٹرین کو عربی میں بیت الخلاء کہتے ہیں، بیت معنٰی گھر اور خلاء معنٰی خالی ہو جانا، کیوں کہ وہاں پیٹ خالی ہو جاتا ہے اس لیے اس کا نام بیت الخلاء رکھا ہے۔ دیکھا آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی زندگی کتنی پیاری اور پاکیزہ ہے، آپ نے ہمیں ہر طرح سے ہر طرح کی تکالیف وشیاطین سے بچایا ہے۔

جمائی کے وقت مسنون عمل

جب جمائی آئے تو اس کی کیا سنت ہے؟ اوّل تو یہ سمجھ لو کہ کسی نبی کو کبھی جمائی نہیں آئی۔ دنیا میں جتنے نبی آئے ہیں ان کو کبھی جمائی نہیں آئی کیوں کہ جمائی شیطان کی صفت ہے لہٰذا جب جمائی آئے تو اسے روکنے کی کوشش کرو۔ اس کا ایک طریقہ علامہ شامی نے یہ بھی لکھا ہے کہ تصور کرلو کہ کسی پیغمبر کو جمائی نہیں آئی، اس سے جمائی رک جائے گی، چاہو تو تجربہ کرلو۔

---

۸ سنن ابی داؤد:۲/۱،باب ما یقول اذا دخل الخلاء،ایچ ایم سعید

۹ مرقاۃ المفاتیح:۳۸۶/۱(۳۵۷)،باب آداب الخلاء،دار الفکر،بیروت

قَالَ الْقُدُوْرِيُّ جَرَّبْنَاهُ مِرَارًا فَوَجَدْنَاهُ كَذٰلِكَ امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا بارہا تجربہ کیا تو اسی طرح ہوا قُلْتُ وَقَدْ جَرَّبْتُهٗ اَيْضًا فَوَجَدْتُهٗ كَذٰلِكَ [۱۰] پھر علامہ شامی فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اس کا تجربہ کیا تو اسی طرح پایا، اس تصور سے جمائی رُک گئی۔ اگر نماز کی حالت میں جمائی آئے تو اسے روکنے کی کوشش کریں، اگر روکنے کی کوشش کرنے کے باوجود جمائی نہ رُکے اور آپ نماز میں ہاتھ باندھے کھڑے ہیں تو داہنے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ لیں لیکن اگر کسی ایسی حالت میں جمائی آئی کہ بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ سکتے ہیں تو بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ لیں۔ اگر نماز کے علاوہ جمائی آئے تو پہلے اسے روکنے کی کوشش کریں، اگر نہ رُکے تو بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھیں، یہ بھی سنت ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ هَاهْ هَاهْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِيْ جَوْفِهٖ [۱۱] جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو ھاھا کی آواز نہ نکالے کیوں کہ اس سے شیطان ہنستا ہے۔ تو جمائی میں آواز نہیں نکالنی چاہیے۔

چھینک آنے پر مسنون عمل

اور چھینکتے وقت کی سنت کیا ہے؟ بعض لوگ بلاوجہ زور سے چھینکتے ہیں جبکہ آہستہ آواز سے چھینکنا چاہیے۔ ابھی حال ہی میں اسی ہفتے ایک صاحب نے میرے پیچھے اتنے زور سے چھینک ماری کہ اس کی آواز سے میرا دل دہل گیا کہ پتا نہیں اچانک کون سی بلا آگئی۔ اس لیے چھینکتے وقت آواز کو آہستہ کرو اور جب چھینک آجائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہو۔ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی دو حکمتیں لکھی ہیں، فرماتے ہیں کہ ایک حکمت تو یہ ہے کہ دماغ سے زکامی اثرات اور گندے بخارات نکل گئے دوسری یہ کہ چھینکتے وقت منہ بگڑ جاتا ہے، اگر منہ ایسا ہی رہ جائے اور اپنی اصلی حالت پر واپس نہ آئے تو کتنا برا معلوم ہو، انسان کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے، اس لیے چھینک آنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے اور سننے والا

---

[۱۰] ردالمحتار: ۱/۴۷۸، باب اٰداب الصلٰوۃ، دار الفکر، بیروت

[۱۱] صحیح ابن خزیمۃ: ۱/۴۵۸، باب الزجر عن قول المتثائب فی الصلٰوۃ، المکتب الاسلامی

يَرْحَمُكَ اللهُ کہے۔ اس کے بعد چھینکنے والا يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ[۱۲] پڑھے۔ اور اگر چھینکنے والی کوئی محرم خاتون ہے تو کاف کے نیچے زیر کے ساتھ يَرْحَمُكِ اللهُ کہو۔ اب اگر کوئی ایک گھنٹے تک چھینکتا رہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہتا رہے اور جواب دینے والا اس کو ہر دفعہ يَرْحَمُكَ اللهُ کہتا رہے تو دنیا کا کام کیسے چلے گا؟ تو تین دفعہ چھینکنے کا جواب دینا تو سنت ہے لیکن اگر تین دفعہ کے بعد کوئی چوتھی دفعہ چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو آپ کو يَرْحَمُكَ اللهُ نہیں کہنا چاہیے بلکہ آپ اس کو کہیں اَنْتَ الْمَزْكُوْمُ وَ شَفَاكَ اللهُ تجھے زکام ہے اللہ تجھے شفا دے۔

وضو کی سنتیں

اور وضو کی سنتیں کیا ہیں؟ معارف الحدیث میں مولانا محمد منظور نعمانی نے لکھا ہے کہ جو شخص وضو کرتے وقت بِسْمِ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھ لے تو جب تک یہ وضو رہے گا فرشتے اس کے لیے نیکیاں لکھتے رہیں گے اور اس کے سارے جسم کے گناہ دھل جائیں گے[۱۳] لیکن اگر بِسْمِ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھ کر وضو نہیں کیا تو سارے جسم کے گناہ نہیں دُھلیں گے، صرف ان اعضاء کے گناہ دُھلیں گے جن کو وضو میں دھویا ہے۔ اور بسم اللہ پڑھ کے وضو شروع کرنا بھی سنت ہے۔

وضو کرتے وقت اگر بار بار وسوسہ آئے کہ تین دفعہ کیا ہے یا چار دفعہ یا جسم صحیح سے دُھلا ہے یا نہیں تو شک والے ایسے مریضوں کا علاج یہ ہے کہ اپنے وسوسوں پر ہرگز عمل نہ کریں۔ علامہ ابن القیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ ایک شیطان ہے جو وضو کے وقت وسوسہ ڈالتا ہے، اس کا نام وَلہان ہے، اس کے وسوسے پر عمل نہ کرو۔[۱۴] وضو کرنے کے دوران یہ دعا پڑھنا مسنون ہے:

---

۱۲ صحیح البخاری: ۹۱۹/۲ (۶۲۵۶)، باب اذا عطس کیف یشمت، المکتبة المظهرية

۱۳ المعجم الصغیر للطبرانی: ۱۳۱/۱ (۱۹۶)، باب الألف من اسمه احمد، المكتب الاسلامی، بیروت

۱۴ زاد المعاد لابن القیم الجوزی: ۱۸۴/۱ فصل فی هدیه صلی الله علیه وسلم فی الوضوء، مکتبة المنار الاسلامية

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ[۱۵]

یہ بہت عجیب دعا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ میرے گناہوں کو معاف کر دے، میرے گھر کو وسیع کر دے اور میرے رزق میں برکت دے۔ جب وضو کر چکو تو ایک مرتبہ کلمۂ شہادت پڑھ لو۔ حدیث پاک میں ہے کہ جو وضو کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے کلمۂ شہادت پڑھتا ہے اور یہ دعا پڑھتا ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔[۱۶] علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح منیہ کے حوالے سے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے، انہیں بھی پڑھ لیا جائے، وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ[۱۷] یا اللہ ہمیں توبہ کرنے والوں میں بنادے، اور پاک بندوں میں شامل کر دے، نیک بندے بنا دے اور ان میں شامل فرمالے جن کو آخرت میں کوئی خوف نہ ہوگا۔ اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ یا اللہ وضو کرنا تو میرے اختیار میں تھا، میں نے وضو کر کے اپنا جسم پاک کر لیا ہے لیکن دل کا پاک کرنا یہ تیرے اختیار میں ہے ورنہ باوضو ہے اور بد نگاہی بھی کر رہا ہے، دل گناہوں سے گندا ہو رہا ہے۔ وضو کے بعد اعضائے وضو پونچھنے کے لیے تولیہ استعمال کرنا جائز ہے لیکن مبالغہ نہ کرے، بہت زیادہ نہ پونچھے کہ معلوم ہی نہ ہو کہ وضو کیا ہے یا نہیں، بشرطیکہ نزلہ زکام نہ ہو، پانی نقصان نہ کرتا ہو۔

اگر لوٹے سے وضو کیا ہے تو جو پانی لوٹے میں بچ جاتا ہے اس میں بیماریوں سے شفا ہے، اس کو کھڑے ہو کر پینا سنت ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وَمِمَّا جَرَّبْتُہٗ اِنِّیْ اِذَا اَصَابَنِیْ مَرَضٌ اَقْصِدُ الْاِسْتِشْفَاءَ بِشُرْبِ فَضْلِ الْوُضُوْءِ فَیَحْصُلُ لِیَ الشِّفَاءُ[۱۸] جب مجھے کوئی بیماری ہو جاتی ہے تو میں شفا کی نیت سے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیتا ہوں تو مجھے شفا

---

[۱۵] عمل الیوم واللیلۃ: ۱/۱۷۲(۸۰)، باب ما یقول اذا توضأ، مؤسسۃ الرسالۃ

[۱۶] جامع الترمذی: ۱/۱۸، باب ما یقال بعد الوضوء، المکتبۃ المظھریۃ (فائدۃ) قال الملا علی القاری فیہ اشارۃ الٰی ان طھارۃ الأعضاء الظاھرۃ لما کانت بیدنا فطھرناھا واما طھارۃ الاحوال الباطنۃ فانما ھی بیدك فانت طھرھا بفضلك وکرمك/ مرقاۃ المفاتیح: ۱/۳۵۰، کتاب الطھارۃ

[۱۷] ردالمحتار: ۱/۱۲۹، سنن الوضوء، دار الفکر، بیروت

[۱۸] ردالمحتار: ۱/۱۳۰، سنن الوضوء، دار الفکر، بیروت

حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ ہے حضور کی سنت کی برکت! دوستو کبھی کبھی لوٹے سے بھی وضو کر لیا کرو تاکہ وضو کا بچا ہوا پانی پی لو اور بیماریوں سے نجات مل جائے، شِفا کی نیت سے یہ پانی پی لو، یہ سنت نلکوں سے ادا نہیں ہوگی۔ میری ایک کتاب ہے ”پیارے نبی کی پیاری سنتیں“ اس میں آپ کو یہ تمام سنتیں مل جائیں گی۔

طہارتِ کاملہ کی تعریف

اصل پاکی کیا چیز ہے؟ طہارتِ کاملہ کیا چیز ہے؟ اگر وضو بھی ہے، غسل بھی ہے لیکن دل میں غیر اللہ گھسا ہوا ہے تو کیا طہارتِ کاملہ حاصل ہے؟ روح المعانی کے مصنف علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پورا پورا کامل، پورا پورا پاک بندہ وہ ہے فَإِنَّ حَقِيْقَةَ الطَّهَارَةِ طَهَارَةُ الْاَسْرَارِ مِنْ دَنَسِ الْاَغْيَارِ[۱۹] پوری پاکی تو یہ ہے کہ دل بھی غیر اللہ سے پاک ہو جائے۔ اللہ کے سوا کسی کی محبت غالب نہ ہو اور جائز محبت پر بھی اللہ کی محبت غالب ہو ورنہ وہ بھی گناہ ہو جائے گی، اگر کسی کو اپنے بیوی بچوں سے بہت محبت ہو تو اللہ کی محبت ان پر غالب کر دو، عقلاً اللہ کی محبت زیادہ غالب ہونی چاہیے۔ لیکن کبھی دھوکا بھی لگ جاتا ہے، آدمی کو شبہ ہو جاتا ہے کہ مجھے اپنے بچے کی محبت، اپنے ابّا کی محبت زیادہ ہے یا اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت زیادہ ہے۔

اللہ کے بعد حضور کی محبت سب سے زیادہ ہونی چاہیے

حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک بڑے اللہ والے بزرگ تھے، ان کو اپنے باپ سے بہت محبت تھی، ایک دن ایک بزرگ سے جا کر کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ[۲۰] جب تک میری محبت تمہارے دلوں میں اپنے ماں باپ سے زیادہ، بیوی بچوں سے زیادہ، ساری دنیا سے زیادہ بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ نہ ہوگی

۱۹؎ روح المعانی: ۲۶/۱۱، التوبۃ (۱۱۰)، دار احیاء التراث، بیروت، ذکرہ فی باب الاشارات

۲۰؎ صحیح البخاری: ۷/۱ (۱۵)، باب حب الرسول من الایمان، المکتبۃ المظہریۃ

تو تمہارا ایمان کامل نہ ہوگا۔ اور مجھے اپنے دل میں اپنے ابا کی محبت زیادہ معلوم ہوتی ہے، میرا کیا حال ہوگا؟ ان بزرگ نے فرمایا کہ اس کا جواب جلد دیا جائے گا مگر اس وقت کچھ نہیں بولے۔ کئی روز کے بعد انہوں نے کہا کہ میاں ہم آج تمہارے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف کریں گے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان ہوگی، حضور کے فضائل اور حضور کی خوبیوں کا ذکر کریں گے۔ انہوں نے جلدی سے خوشبو لگائی، چادر بچھائی، لوگوں کو جمع کیا اور ان بزرگ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف شروع کردی، پھر اچانک تقریر روک کر کہنے لگے کہ مگر آپ کے ابا جان کی بھی بڑی خوبیاں ہیں، تھوڑی سی ان کی بھی خوبیاں بیان کروں گا۔ تو ان ہی بزرگ کو جنہیں شبہ تھا کہ مجھے باپ کی محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے زیادہ ہے ناگوار گزرا اور فوراً کہا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ مولانا کیا غضب کررہے ہیں؟ کہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور کہاں میرے باپ کا ذکر؟ ان اللہ والے نے کہا کہ آپ ہی تو کہتے تھے کہ مجھے ابا کی محبت زیادہ ہے۔ تو وہ کہنے لگے کہ اللہ آپ کو جزائے خیر دے آپ نے اس طریقے سے میری آنکھیں کھول دیں، مجھے تو واقعی دھوکا لگا ہوا تھا۔ دوستو جب تک مقابلہ نہ ہو اس وقت تک معلوم نہیں ہوتا کہ کس کی محبت زیادہ ہے، جب وقت آتا ہے تب علم ہوتا ہے کہ ہم تو اللہ کے لیے جان دینے کے لیے تیار ہیں۔

کھانا کھانے کی سنتیں

جب کھانا کھاؤ تو پہلے اچھی طرح ہاتھ دھولو اور کھانا شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللهِ وَ بَرَكَةِ اللهِ[۲۱] پڑھ لو، دستر خوان بچھا کر کھاؤ، ٹیک لگا کر نہ کھاؤ۔ حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص پیالہ یا پلیٹ کا سالن خوب صاف کرلے تو وہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے، اس کی بخشش کی دعا مانگتا ہے، سبحان اللہ۔ دیکھو دعا بھی مل جائے گی اور سنت بھی ادا ہو جائے گی۔ تو برتن یہ دعا دیتا ہے اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقَنِیْ مِنَ الشَّيْطَانِ[۲۲]

[۲۱] شعب الایمان للبیهقی: ۳۳۰/۶ (۴۲۸۴)، تعدید نعم الله عزوجل وما یجب من شکرها، مکتبة الرشد/ علٰی کا لفظ معتبر روایات میں نہیں ہے، غیر معتبر روایات کا فنی جائزہ: ۳۲۳

[۲۲] الترغیب فی فضائل الاعمال: ۱۵۷/۱ (۵۴۶)، دار الکتب العلمیة، بیروت

اے اللہ اس کو دوزخ سے آزاد کر جیسے اس نے مجھے شیطان سے آزاد کیا ہے۔ کیوں کہ برتن میں بچا ہوا کھانا شیطان کھاتا ہے۔ لیکن برتن کون سا ہو؟ اپنے سامنے والا ہو۔ میزبان جو بڑا برتن لاتا ہے جس میں سب کے لیے کھانا ہوتا ہے اس کو صاف کرنا سنت نہیں ہے، یہ نہیں کہ آپ مرکز پر حملہ کردیں یعنی بڑے برتن ہی کو صاف کردیں۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ پلیٹ کے حکم میں وہ بڑا برتن بھی داخل ہے، اور اس میں جو دو چار بوٹیاں بچی ہیں وہ بھی صاف کر گئے۔ اب گھر والے انتظار میں ہیں کہ شاید کچھ بچ کر آئے تو ہم بھی کھالیں مگر مہمان نے تو سنت سمجھ کر اسے بھی صاف کردیا۔ سنت تو وہ ہے کہ جو پلیٹ آپ کے سامنے ہے اس کو چاٹ کر ایسا صاف کردو جیسے دُھلی ہوئی ہو، اللہ کے رزق کا، سرکاری نعمت کا ایک ذرّہ بھی اس میں نہ رہنے پائے۔

ایسے ہی انگلیوں میں جو سالن لگا ہوا ہے اس کو بھی چاٹ لو، پتا نہیں برکت کس ذرّے میں ہو۔ اور جس ڈش میں سالن یا پلاؤ، بریانی رکھی ہے تو اس کو بیچ میں سے مت نکالو، حدیث میں آتا ہے کہ کھانے کے بیچ میں برکت ہوتی ہے[۲۳] لہٰذا کناروں سے سالن یا چاول وغیرہ نکال کر اپنی پلیٹوں میں ڈالو، بیچ میں برکت کو قائم رہنے دو، برکت کو سب سے آخر میں نکالو۔

اسی طریقے سے کھانے کے دوران ہلکی پھلکی بات چیت بھی کرو، یہ نہیں کہ یہودیوں اور مجوسیوں کی طرح خاموش رہو۔ ایسی باتیں کرو جن سے چہرے پر مسکراہٹ اور طبیعت میں بشاشت آجائے، دل خوش کرنے والی باتیں کرو۔ کھانے کے وقت میں غم کی بات مت کرو، کسی کی بیماری، دُکھ درد یا پریشانی کا تذکرہ نہ چھیڑو، یہ باتیں کھانے کے بعد بھی ہوسکتی ہیں۔ اسی طرح گندی چیزوں کا نام بھی مت لو۔ اگر کوئی بری خبر سنانی ہے مثلاً کوئی غم کا ٹیلی گرام آیا ہے جس میں کسی کی موت وغیرہ کا ذکر ہے تو اس وقت مت بیان کرو، کھانے کے بعد بتادو۔ غرض کھانے کے وقت میں بس خوشی والی باتیں کرو، اس کا کھانے پر اثر ہوتا ہے۔ ہماری کیا پیاری شریعت ہے! میں تو کہتا ہوں کہ اسلام وحی الٰہی سے نازل ہوا ہے، جو باتیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہیں وہ اطباء نے بڑے تجربوں کے بعد حاصل کی ہیں۔ تکلیف یا غم میں کھانا

۲۳؎ کنز العمال: ۵/۲۴۱ (۴۰۷۵۳)، الباب الاوّل فی الاکل، مؤسسة الرسالة

کھاؤ تو کھانا اتنا ہضم نہیں ہوتا جتنی بد ہضمی ہو جاتی ہے، پیٹ میں ریاح پیدا ہو جاتی ہے۔ میرا تو بارہا کا تجربہ ہے کہ غصہ، تکلیف یا غم و فکر کی حالت میں کھانا کھانے سے کھانا ہضم نہیں ہوتا فوراً پیٹ میں ریاح پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا کھانے کے وقت میں خوش رہو، اگر مسکرانے والے دوست احباب ہوں اور ذرا ہلکے پھلکے لطیفے بھی ہوں تو کھانا بہت ہی اچھا معلوم ہوتا ہے۔ حکماء نے تو یہ تک لکھا ہے کہ کھانے کے ایک گھنٹے بعد تک بھی فکر کی کوئی بات مت سنو، مطالعہ بھی جلدی نہ شروع کرو، پہلے تھوڑا سا چل پھر لو، تھوڑا سا ٹہل لو۔

ایک مرتبہ ایک صحابی کھانا کھا رہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے، وہ صحابی بسم اللہ پڑھنا بھول گئے تو حضور نے دیکھا کہ شیطان بھی ان کے ساتھ کھانا کھا رہا ہے۔ جب ان کو خیال آیا کہ آج تو میں بسم اللہ پڑھنا بھول گیا ہوں تو جلدی سے کہا **بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ**[۲۴] یعنی میرے کھانے کے شروع میں بھی اللہ کا نام اور کھانے کے بعد بھی اللہ کا نام۔ اتنا پڑھنا تھا کہ شیطان کو قے کرنی پڑی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تمہارے ساتھ کھانے میں لگ گیا تھا لیکن جب تم نے یہ دعا پڑھی تو شیطان کو قے کرنی پڑی، جو کچھ کھا چکا تھا اس کو نکال دیا۔ الدر المختار میں ہے کہ جس طریقے سے کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا سنت ہے بعد میں بھی ہاتھ دھونا سنت ہے۔[۲۵]

دیکھیے گوشت ہم سب لوگ کھاتے ہیں، کوئی گھرانہ ایسا نہیں ہے جہاں گوشت نہ پکتا ہو۔ مولانا اصغر میاں رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ گوشت کھانا بھی سنت ہے۔ اگر یہ نیت کرلیں کہ گوشت کھانا بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت کھانوں کا سردار ہے اور کنز العمال کی روایت ہے **اَفْضَلُ طَعَامِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اللَّحْمُ**[۲۶] کھانوں میں سب سے افضل کھانا گوشت ہے۔ اور ایک بات اور بتادوں، یہ مولویوں کے لیے بڑی کام کی بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ بھی کھایا ہے۔[۲۷] جن مولویوں کو مرغ بہت پسند ہے تو مبارک ہو ان مرغ کھانے والوں کو کہ وہ بھی

---

[۲۴] جامع الترمذی: ۲/۷، باب ماجاء فی التسمیۃ علی الطعام / سنن ابی داؤد: ۲/۱۷۳، باب التسمیۃ علی الطعام

[۲۵] الدر المختار: ۶/۳۴۰، کتاب الحظر والاباحۃ، دار الفکر، بیروت

[۲۶] کنز العمال: ۱۵/۲۸۲ (۴۱۰۰۴)، کتاب المعیشۃ والعادات، مؤسسۃ الرسالۃ

[۲۷] مسند احمد: ۳۲/۳۶۲ (۱۹۵۹۱)، حدیث ابو موسیٰ الاشعری، مؤسسۃ الرسالۃ

ایک سنت ادا کر رہے ہیں۔ کھانے کے آخر میں یہ دعا پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ[۲۸] شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔ اگر کسی کے یہاں دعوت کھائی ہے تو اس کو یہ دعا دو اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَّنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ[۲۹] اے اللہ جس نے ہمیں کھانا کھلایا آپ بھی اس کو کھلائیے اور جس نے ہمیں پانی پلایا آپ بھی اس کو پلائیے۔

رزق کا اکرام کرنا چاہیے

آج کل انگریزی داں طبقے نے یہ طریقہ نکالا ہے کہ پلیٹ میں کچھ چھوڑ دیتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ صاحب ہم سات پشتوں کے نواب صاحب ہیں۔ اس لیے چاٹنے سے گھبراتے ہیں کہ لوگ کہیں گے کہ ان کو کھانے کو نہیں ملتا، لوگ غریب سمجھیں گے، اس لیے مارے شرم کے برتن وغیرہ صاف نہیں کرتے۔ لیکن سنت پر عمل کا طریقہ یہ ہے کہ کھانے کے بعد پلیٹ کو صاف کرو اور چائے ہو تو اس کو بھی صاف کر لو۔ جو لوگ آخر میں چائے کا ایک گھونٹ چھوڑ دیتے ہیں، یا پاکولا پیتے ہیں تو ایک گھونٹ چھوڑ دیتے ہیں، یہ دکھلاوا ہے، تکبر ہے کہ میں بہت بڑا رئیس ہوں، بھیک منگا محتاج نہیں ہوں، نہ ہی مکھی چوس ہوں، نہ ہی قطرہ چوس ہوں کہ پاکولا یا چائے کا قطرہ قطرہ چوس لوں۔ ارے بھائی تم تو اتنے بڑے بے ادب ہو کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو تم نے چھوڑ دیا ہے۔ ایک تابعی نے صحابہ سے پوچھا کہ آپ لوگ جہاد میں کھجور کی گٹھلی چوس کر کیسے گزارا کرتے تھے؟ تو وہ کہنے لگے کہ جب کھجور کی گٹھلی بھی ختم ہوگئی تب پتا چلا کہ اس سے کیا طاقت آتی تھی۔

آج ہم چائے یا پاکولا کا جو ایک گھونٹ چھوڑ دیتے ہیں تو یہ سرکاری نعمت ہے، جب رزق کی بے اکرامی کے وبال میں رزق سے برکت اُٹھ جاتی ہے پھر پتا چلتا ہے۔ اسی طرح جب کھانا دستر خوان پر آجائے اور مزید کسی مرغوب چیز کا انتظار ہو تو یہ نہیں کرنا چاہیے کہ جو کھانا حاضر ہے اسے بھی نہ کھائیں، کیوں کہ یہ کھانے کے حق کے خلاف بات ہے، کہ وہ آپ کا

[۲۸] جامع الترمذی: ۲/۱۸۴، باب ما یقول اذا فرغ من الطعام، ایچ ایم سعید

[۲۹] صحیح مسلم: ۲/۸۸۰، باب استحباب دعاء الضیف لاھل الطعام، ایچ ایم سعید

انتظار کرے، بلکہ تھوڑا بہت کھانا شروع کر دینا چاہیے، تاکہ کھانے کی بے اکرامی نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَکْرِمُوا الْخُبْزَ وَاِنَّ کَرَامَۃَ الْخُبْزِ اَنْ لَّا یُنْتَظَرَ بِہٖ[۳۰] روٹی کا اکرام کرو کیوں کہ روٹی کی بے اکرامی سے رزق کی برکت اُٹھ جاتی ہے۔ جن کے گھروں میں بھوسی ٹکڑوں کی صورت میں روٹیاں اِدھر اُدھر پڑی ہوتی ہیں تو یاد رکھو کہ عن قریب یہ شخص تنگ دست ہونے والا ہے۔ اور روٹی سے مراد ہر کھانے پینے والا حلال رزق ہے۔ یہ تَسْمِیَۃُ الْکُلِّ بِاسْمِ الْجُزْءِ ہے یعنی روٹی بول کر تمام حلال رزق مراد لیا گیا ہے، یہ مطلب نہیں ہے کہ روٹی کی تو عزت کرو اور پاپڑ، سموسہ، بریانی، شامی کباب اور مرنڈا، پاکولا کی بے اکرامی کرو بلکہ اللہ کے دیے ہوئے تمام جائز اور حلال رزق کا اکرام کرو۔

رزق کی بے اکرامی کا وبال

مجھے بمبئی میں وہاں کے لوگوں نے بتایا کہ یہاں ایک آدمی بہت بڑا سیٹھ تھا لیکن کھانے کا ادب نہیں کرتا تھا، جو کھانا بچ جاتا تھا اسے گندی نالیوں میں پھینکوا دیتا تھا، آج وہ فٹ پاتھ پر بنیان بیچ رہا ہے، کارخانہ وغیرہ سب غرق ہو گیا، کاروبار ڈوب گیا، تباہی و بربادی اور بلا آگئی۔ لٰہذا اللہ کے عطا کردہ کھانے پینے کا، اللہ کے رزق کا ادب کرو۔

قیلولے کی سنت

اگر فرصت ہو تو دوپہر کے وقت کھانا کھا کر لیٹنا سنت ہے، لیکن یہ ایسا فرض واجب نہیں ہے کہ جنازے کی نماز تیار ہے اور ادھر جناب قیلولے کی سنت ادا کر رہے ہیں۔ دنیا کا یا دین کا کوئی کام ہو تو مجبوری ہے لیکن وقت ہوتے ہوئے تھوڑی دیر کے لیے لیٹ جانا سنت ہے چاہے نیند آئے یا نہیں آئے، سونا سنت نہیں ہے لیٹنا سنت ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَقِیْلُ[۳۱] شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔ شیطان جانتا ہے کہ جتنی دیر میں قیلولہ

---

[۳۰] مستدرك على الصحيحين للحاكم: ۱۳٦/۴ (۷۱۴۵)، كتاب الأطعمة، دار الكتب العلمية، بيروت

[۳۱] مصنف ابن ابی شيبة: ۳۳۹/۵ (۲٦۷٦)، باب ما ذكر فی القائلة نصف النهار، مكتبة الرشد، رياض

کروں گا اتنی دیر میں تو نجانے کتنے لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈال دوں۔ اس ظالم کو فرصت کہاں ہے، وہ آرام نہیں کرتا، وہ تو ہم لوگوں کو بے آرام کرنے پر لگا ہوا ہے۔

مرد کے لیے سونا پہننے کا مسئلہ

بعض دوستوں کو دیکھا ہے کہ سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے ہیں۔ حضرت براء ابن عازِب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ[۳۲] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ اپنے جس دوست کے ماننے کی امید ہو اس کو یہ مسئلہ بتلادیا کرو۔ مردوں کے لیے چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر اس کا وزن ساڑھے چار ماشے سے زیادہ نہ ہو۔

لباس پہننے کی سنتیں

کرتا پہنو تو آستین داہنے ہاتھ میں پہلے ڈالو اور اتارتے وقت بائیں آستین پہلے نکالو۔ جوتا پہنو تو سیدھا پاؤں پہلے ڈالو۔ غرض جوتا پہنیے، کرتا پہنیے، پاجامہ پہنیے، صدری پہنیے، شیروانی پہنیے تو داہنا ہاتھ یا پاؤں پہلے ڈالیے اور جب اتارنا ہو تو بایاں ہاتھ یا پاؤں پہلے نکالیں۔ یہ سب سنتیں ہیں۔ جو سنت کی نیت سے ایسا کرے گا اسے اس کا ثواب ملے گا۔

لنگی، پاجامہ یا شلوار وغیرہ ٹخنوں سے اوپر رکھنا سنت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلِيْنَ[۳۳] کہ جو لوگ اپنی لنگی یا پاجامے کو ٹخنے سے نیچے نیچے رکھتے ہیں، اللہ انہیں محبوب نہیں رکھتے۔ لیکن یہ حکم اس لباس کا ہے جو اوپر سے نیچے آرہا ہو مثلاً شلوار، پاجامہ، لنگی وغیرہ۔ اور کھڑے ہونے یا چلنے کی حالت میں ٹخنے کھلے رکھنے چاہئیں، لیٹنے یا بیٹھنے کی حالت میں ٹخنے چھپ جائیں تو کوئی گناہ نہیں۔ اسی طرح جو لباس نیچے سے اوپر جارہا ہو مثلاً موزے یا جوتے، اگر ان سے ٹخنہ چھپ جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

[۳۲] صحیح البخاری: ۸۷۰/۲ (۵۸۸۴)، باب خواتیم الذہب، المکتبۃ المظہریۃ

[۳۳] سنن ابن ماجۃ: ۳۹۰، باب موضع الازار این ھو، المکتبۃ الرحمانیۃ

داڑھی مونچھوں کی سنت

داڑھی مونچھوں کی سنت کیا ہے؟ آج یہ بھی سن لو۔ مولانا اصغر میاں رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَ فِرُّوا اللُّحٰی وَ احْفُوا الشَّوَارِبَ[۳۴] داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کم کرو۔ داڑھی ایک مشت سے کم نہ کرو۔ بعض لوگ سامنے سے داڑھی رکھ لیتے ہیں اور دائیں بائیں سے کٹوا دیتے ہیں۔ حالاں کہ سامنے سے، دائیں سے اور بائیں سے، داڑھی کو تینوں طرف سے ایک مٹھی سے کم کاٹنا حرام ہے۔ داڑھی داڑھ سے ہے، داڑھ سمجھتے ہو کسے کہتے ہیں؟ جیسے داڑھ میں کبھی درد ہوتا ہے تو دوائیں لیتے ہو۔ تو داڑھی داڑھ کی ہڈی سے شروع ہوتی ہے اور کنپٹی کے پاس کی جو ہڈی ہے وہاں تک اس کی حد ہے۔ داڑھی سرکاری باغ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میونسپلٹی کا باغ ہے، آپ کو اختیار نہیں ہے کہ آپ اس کے سبزے کو کاٹیں، اگر کاٹیں گے تو چالان ہو جائے گا۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایران کے دو آدمی آئے، دونوں کافر تھے، ان کی داڑھیاں مُنڈی ہوئی تھیں اور مونچھیں بڑی بڑی تھیں، فَكَرِهَ النَّظَرُ اِلَيْهِمَا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناگواری سے چہرہ مبارک پھیر لیا اور فرمایا وَقَالَ وَيْلَكُمْ کہ تمہاری بربادی ہو، یہ تم نے کیسی شکل بنا رکھی ہے۔ قَالَا اَمَرَنَا رَبُّنَا يَعْنِيَانِ كِسْرٰى ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے بادشاہ نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے، جس سے ان کی مراد شاہِ ایران کسریٰ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَلٰكِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ بِاِعْفَاءِ لِحْيَتِيْ وَقَصِّ شَارِبِيْ[۳۵] مگر میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں داڑھی بڑھاؤں اور مونچھیں کٹاؤں۔ لہٰذا اندیشہ ہے کہ اگر داڑھی مُنڈی ہوئی حالت میں مر گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حوضِ کوثر پر آپ کی شفاعت کے لیے پیش ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا غم ہو کہ جیسے دنیا میں منہ پھیر لیا تھا وہاں بھی منہ نہ پھیر لیں۔ اس لیے جو لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں وہ چپکے چپکے اللہ سے دعا مانگتے رہیں کہ یا اللہ مجھے موت نہ دیں

۳۴؎ صحیح البخاری: ۲/۸۷۵ (۵۹۱۳)، باب تقلیم الاظفار، المکتبۃ المظہریۃ

۳۵؎ البدایۃ والنہایۃ: ۶/۴۸۶، ذکر بعثہ الی کسریٰ ملک الفارس، دار احیاء التراث، بیروت

جب تک اپنے نبی جیسی ہماری شکل نہ بنادیں۔ دعا مانگنے میں کیا حرج ہے؟ اللہ سے مانگو وہی ہمت دیتا ہے لیکن کسی کو حقیر مت سمجھو۔ جن لوگوں نے داڑھی نہیں رکھی ان کو حقیر مت سمجھو، ان کو حقیر سمجھنا حرام ہے۔ اس شخص کا سارا تقویٰ ختم ہو جائے گا جس نے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھ لیا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے اندر کوئی ایسی خوبی ہو جو اللہ کے یہاں زیادہ مقبول ہو، بعض بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں بہت سی خوبیاں چھپی ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ موت سے پہلے پہلے ان کو بہت بڑا ولی اللہ بنادیتا ہے اور ولی بنا کر اٹھاتا ہے۔

توبہ کی کرامت

توبہ کی کرامت پر ایک قصہ سناتا ہوں۔ جون پور کے عبدالحفیظ شاعر شراب پیتے تھے اور داڑھی منڈاتے تھے۔ انہوں نے سنا کہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جانے سے لوگ نیک بن جاتے ہیں۔ وہ جون پور سے چلے اور تھانہ بھون کی خانقاہ میں بیٹھ کر گال پر جو تھوڑے تھوڑے بال آگئے تھے ان کو بھی صاف کرادیا، پھر حضرت سے کہا کہ مجھے بیعت کرلیجیے۔ حضرت نے فرمایا کہ جب کل آپ آئے تھے تو آپ کے چہرے پر تھوڑے تھوڑے بال تھے وہ بھی آپ نے منڈادیے، جب بیعت ہی ہونا تھا تو آپ نے یہ کیوں کیا؟ کہنے لگے کہ حضرت آپ حکیم الامت ہیں اور میں مریض الامت ہوں تو مریض کو چاہیے کہ اپنا سارا حال پیش کردے پھر آپ جو دوا اور پرہیز بتائیں گے اس پر عمل کرلیں گے۔ میں نے آپ کو اپنا سارا حال پیش کردیا، جیسے جون پور میں اصلی گال تھے وہ ہی پیش کردیے، اب جو آپ کہیں گے وہ کرلوں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ اب اُسترا مت لگنے دینا۔ عرض کیا کہ ان شاء اللہ جو حکم ہے اس پر پورا عمل کروں گا، اب تو آپ کا غلام بن رہا ہوں۔ اللہ والوں کا غلام بننا دراصل اللہ کا غلام بننا ہے۔ جو محبت اللہ کے لیے کی جاتی ہے وہ اللہ کی محبت میں داخل ہوتی ہے۔ کسی کے بچے سے محبت کرو تو اس میں باپ کی محبت بھی شامل ہوتی ہے۔ اللہ کے بندوں سے محبت کرنا گویا اللہ ہی سے محبت کرنا ہے، یہ اتنا زبردست عمل ہے کہ میں عرض نہیں کرسکتا۔

غرض تھانہ بھون سے واپسی کے بعد عبدالحفیظ جونپوری صاحب نے داڑھی بھی رکھ لی اور شراب بھی چھوڑ دی۔ کچھ عرصے بعد حضرت تھانوی جونپور تشریف لے گئے۔ بیان

کے بعد ایک صاحب نے جن کی پوری ایک مٹھی داڑھی تھی حضرت سے مصافحہ کیا۔ حضرت تھانوی نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ میرے مرشد اوّل شاہ عبد الغنی صاحب نے عرض کیا حضرت یہ عبد الحفیظ جونپوری صاحب ہیں۔ حضرت یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ میرے شیخ شاہ عبد الغنی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جب ان کا انتقال ہوا تو اتنی اچھی موت پائی جیسے کسی ولی اللہ کی موت ہو۔ جب ان کے انتقال میں تین دن رہ گئے تو تین روز تک مسلسل روتے رہے، اسی عالَم میں تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ اللہ کے خوف کا حال طاری ہو گیا تھا کہ یا اللہ میدانِ محشر میں میرا کیا حال ہو گا، ایسا خوف طاری ہوا کہ پورے آنگن میں تڑپ تڑپ کر روتے تھے، اللہ کے خوف سے روتے روتے روح نکل گئی، ایسی مبارک موت آئی۔

ولی اللہ بننے کا مختصر راستہ

اللہ تک پہنچنے کا ایک شارٹ کٹ راستہ ہے۔ یہ شارٹ کٹ انگریزی کا لفظ بول رہا ہوں، آج کل انگریزی کے کچھ الفاظ منہ سے نکل جاتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا جب ہندوستان میں ایک لفظ بھی انگریزی کا نکل جاتا تھا تو علماء ہم کو بہت بری نظر سے دیکھتے تھے۔ میرے مرشد ثانی مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ ایک مرتبہ حکیم الامت سے میں نے یہ پوچھ لیا کہ ٹیوشن کرنا یعنی گھروں میں جا کر بچے پڑھانا جائز ہے یا نہیں؟ تو حضرت نے فرمایا کہ ٹیوشن پڑھانا تو ایک قسم کی اجرت ہے، آپ جائز پڑھا رہے ہیں تو ٹھیک ہے، یہ دوسری بات ہے کہ کہیں دین کی توہین ہو رہی ہو، کوئی نالائق قسم کے بنگلے والے مولوی کا اکرام نہ کرتے ہوں تو ایسی جگہ جانا صحیح نہیں ہے ورنہ اس میں گنجایش ہے۔ لیکن آپ نے ٹیوشن کا لفظ کیوں استعمال کیا؟ کیا کوئی اور لفظ اردو میں نہیں تھا؟ تو ایک زمانہ وہ تھا۔ مگر پاکستان میں آکر جب تک ہم انگریزی کا لفظ استعمال نہیں کر لیتے ہمارے نئے بچے بات نہیں سمجھتے ہیں۔ یہ میرا بارہا کا تجربہ رہا ہے۔ اگر اردو کا کوئی لفظ بول دیا تو بعد میں ان کو بہت سمجھانا پڑتا ہے جیسے ایک دفعہ ہم نے کالج کے ایک اسٹوڈنٹ سے کہا کہ ہمارا سفر کا نظم یہ ہے تو کہنے لگے کہ نظم کیا چیز ہے؟ ہم نے کہا کہ پروگرام تو کہا ہاں، اوکے، اب ٹھیک ہے، اوکے کہہ کر مجھے روک لیا، میری بات کو قبول کر لیا۔

تو میں کہہ رہا تھا کہ اللہ کا محبوب بننے کا مختصر راستہ مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث سے

ثابت کرتا ہوں۔ یہاں ہمارے جتنے دوست بیٹھے ہیں ہر شخص کی خواہش ہے کہ میں اللہ کا محبوب بن جاؤں، کون سا ایسا مسلمان ہو گا جسے اللہ کا پیارا بننے کا شوق نہ ہو۔ ویسے تو اس کے بہت سے اعمال ہیں مگر ایک مختصر راستہ جو بہت مجرب ہے جس سے انسان آہستہ آہستہ دیندار بھی بن جاتا ہے یہ ہے کہ کسی دیندار اللہ والے سے اللہ کے لیے محبت کرو، ان کے پاس آنا جانا رکھو، جس اللہ والے سے مناسبت ہو، جہاں دل لگتا ہو۔

اللہ والوں سے محبت کی فضیلت

اب اس کے بارے میں حدیث سن لیجیے، مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے کہ ایک بزرگ جارہے تھے، اللہ نے ایک فرشتہ بھیجا کہ اس سے پوچھو کہاں جارہے ہو؟ فرشتہ راستے میں کھڑا ہو گیا اور ان سے پوچھا کہ آپ کہاں جارہے ہیں؟ کہنے لگے میں فلاں بستی میں جارہا ہوں جہاں ایک اللہ والے رہتے ہیں، میں اللہ کی محبت میں مبتلا ہونا چاہتا ہوں، اس لیے ان سے ملاقات کرنے جارہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا کہ کوئی اور دنیاوی کام تو نہیں ہے۔ کہنے لگے لَا کوئی کام نہیں ہے، کوئی غرض نہیں ہے۔ جب انہوں نے فرمایا کہ مجھے کوئی دنیاوی غرض نہیں ہے غَیْرَ اِنِّیْ اَحْبَبْتُہٗ فِی اللہِ عَزَّ وَجَلَّ صرف اللہ کے لیے محبت ہے۔ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللہِ اِلَیْکَ تو اس فرشتے نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا قاصد ہوں، اللہ نے فرمایا کہ انہیں یہ پیغام دے دو بِاَنَّ اللہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ[۳۶] کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی ایسی ہی محبت کی بشارت ہے جیسے کہ تم نے اس سے اللہ کے لیے محبت کی۔ اس نے میری محبت کے لیے میرے فلاں بندے سے محبت کی ہے اور میری محبت کے لیے فلاں بندے سے ملنے جارہا ہے حالاں کہ ابھی ان کی ملاقات بھی نہیں ہوئی تھی۔ دیکھا آپ نے کیا مبارک عمل ہے۔ اللہ کی محبت کے لیے ایک اللہ والے سے ملنے جارہا ہے کہ اس کی زیارت کرنے، اس سے ملاقات کرنے چلیں، شاید اللہ کی محبت کی کوئی بات سنادے۔ ابھی ان سے ملاقات بھی نہیں ہوئی کہ راستے ہی میں اللہ نے فرشتوں سے فرمایا کہ یہ شخص چوں کہ میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کررہا ہے لہٰذا اس کو بشارت دے دو۔ میں نے اس کو اپنا محبوب بنالیا ہے جیسا اس نے

[۳۶] صحیح مسلم: ۱/۳۱۷، باب فضل الحب فی اللہ، ایچ ایم سعید

میری وجہ سے میرے فلاں نیک بندے سے محبت کی۔ کوئی ایسا عمل دیکھا آپ نے کہ ابھی وہ عمل وجود میں نہ آیا ہو اور ہمیں انعام مل جائے۔ کوئی ایسی مزدوری بتاؤ کہ ابھی مزدوری پوری نہ ہوئی ہو اور مزدوری پیشگی ادا ہو جائے۔ کاش ہمیں اس عمل کی قدر و منزلت ہو جائے! الحمدللہ جو لوگ اس راستے میں ہیں وہ اس کا مزہ پاچکے ہیں۔ یہ لوگ جب کسی اللہ والے کے پاس جانے کی نیت کرتے ہیں تو ہر قدم میں نور محسوس ہوتا ہے۔

ایمان کی مٹھاس حاصل کرنے کا نسخہ

اور ایک انعام اور بھی ہے، جو اللہ والوں سے اللہ کے لیے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی محبت کی حلاوت اور مٹھاس عطا کر دیتے ہیں، اور جس کے دل میں ایمان کی حلاوت، ایمان کی مٹھاس داخل ہو جائے گی اس کے لیے مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں مَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَّا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ[۳۷] کہ جس نے اللہ والوں سے اللہ کے لیے محبت کی، اللہ تعالیٰ ایمان اور اپنی محبت کی حلاوت یعنی مٹھاس اس کے دل میں داخل کر دے گا۔ اس کے بعد ملا علی قاری ایک دوسری روایت نقل کر کے اس انعام کو بیان کرتے ہیں کہ وَ قَدْ وَرَدَ اَنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ اِذَا دَخَلَتْ قَلْبًا لَّا تَخْرُجُ مِنْہُ اَبَدًا ایمان کی حلاوت و مٹھاس جس دل میں داخل ہو جاتی ہے پھر اس کے دل سے کبھی نہیں نکلتی۔

حلاوتِ ایمانی پانے پر حسنِ خاتمہ کی بشارت

مُلّا علی قاری مشکوٰۃ شریف کے شارح زبردست محدث عظیم فرماتے ہیں فَفِیْہِ اِشَارَۃٌ اِلٰی بَشَارَۃِ حُسْنِ الْخَاتِمَۃِ لَہٗ[۳۸] جس کو ایمان کی حلاوت مل گئی تو اس میں اس کے حسن خاتمے کی بشارت ہے۔ دیکھو اللہ والوں کی محبت اور ان کی ملاقاتوں کا کتنا بڑا انعام ملا۔ حدیث میں تو یہ وعدہ ہے کہ اللہ ایسے بندوں کے دلوں میں اپنی محبت کی، اپنے ایمان کی مٹھاس داخل کر دیتے ہیں، اور دوسری روایت نقل کر کے ملا علی قاری نے یہ بتا دیا کہ حلاوتِ

---

۳۷ صحیح البخاری: ۱/۷ (۲۱)، باب من کرہ ان یعود فی الکفر الخ، المکتبۃ المظھریۃ

۳۸ مرقاۃ المفاتیح: ۱/۴۷، کتاب الایمان، المکتبۃ الامدادیۃ، ملتان

ایمان جس دل میں داخل ہوتی ہے لَا تَخْرُجُ مِنْهُ اَبَدًا قیامت تک کبھی بھی اس کے قلب سے نہیں نکلے گی، فَفِيْهِ اِشَارَةٌ اِلٰى بَشَارَةِ حُسْنِ الْخَاتِمَةِ لَهٗ اسی لیے اس کے اندر حسنِ خاتمہ کی بشارت ہے۔

دین پر ثابت قدم رہنے کا آسان نسخہ

آج حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی قدر معلوم ہوتی ہے، آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے کانپور میں ہندوؤں نے شدھی کرنے یعنی مسلمانوں کو ہندو بنانے کی ایک تحریک چلائی تھی۔ اس وقت حضرت نے دور دور علماء بھیجے اور ان کو تین باتوں پر زور دینے کے لیے فرمایا اور حضرت نے خود بھی ایک میدان میں چار گھنٹے دھوپ میں کھڑے ہو کر بیان کیا، آٹھ بجے بیان شروع ہوا اور ایک بجے ختم ہوا، تقریباً پانچ گھنٹے کا بیان تھا۔ اس میں حضرت نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہو کہ میرا ایمان ضایع نہ ہو، مجھے ایمان پر موت آئے، میں کافر نہ مروں تو اس کو تین عمل کر لینے چاہئیں:

نمبر ایک موجودہ حاصل شدہ ایمان پر شکر ادا کرو، لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ[۳۹] کیوں کہ اگر شکر کرو گے تو اس پر نعمت میں زیادتی کا وعدہ ہے، اللہ ایمان بڑھائے گا اور اس میں ترقی دے گا۔

نمبر دو رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ[۴۰] پڑھتے رہو، اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے ہمارے رب ہمارے دل کو ٹیڑھا نہ کیجیے، تنگ نہ کیجیے، بعد اس کے کہ آپ نے ہمیں ہدایت دی۔ یہ ایمان پر خاتمے کی دعا ہے۔

نمبر تین اہل اللہ کی صحبت میں آنا جانا رکھو۔ حکیم الامت نے دلیل نہیں بیان کی لیکن مرقاۃ کے اندر مجھے دلیل مل گئی، اپنے بزرگوں کی باتوں کی جب قرآن و حدیث سے تائید مل جاتی ہے تو مجھے جو مزہ آتا ہے اور میری جو کیفیت ہوتی ہے اسے مت پوچھو۔ مُلّا علی قاری فرماتے ہیں کہ اہل اللہ کی صحبت اور اہل اللہ کی محبت کی برکت سے حسن خاتمہ کی بشارت مل

۳۹؎ ابراھیم:۷
۴۰؎ اٰل عمرٰن:۸

گئی۔ لیکن اللہ والی محبت کی پانچ علامات ہیں، پانچ شرطیں ہیں، اگر یہ نہیں ہوں گی تو سمجھ لو وہ اللہ والی محبت نہیں ہے، یہ شرائط بھی بیان کردوں تاکہ آپ اس کے لیے کوشش کریں۔

اللہ والی محبت کی شرائط

مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مشکوٰۃ شریف کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کی جس محبت پر ایمان کی حلاوت یعنی مٹھاس عطا کرنے کا وعدہ ہے اس کی پانچ شرطوں میں سے پہلی شرط یہ ہے: لَا یُحِبُّهٗ لِغَرَضٍ کسی غرض کے لیے محبت نہیں رکھتا، صرف اللہ کے لیے محبت رکھتا ہے کہ جب میں ان کے پاس جاؤں گا تو اللہ خوش ہوجائیں گے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جس نے کسی اللہ والے کی عزت کی اس نے اللہ کا اکرام کیا۔ ایک کمشنر اپنے چپڑاسی کی عزت کو اپنی عزت سمجھتا ہے، اگر کمشنر چپڑاسی کو گوشت لینے کے لیے بھیجے اور قصائی اس کو ایک طمانچہ یا جوتا مار دے تو کمشنر اس کو اپنی توہین سمجھتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لِّوَجْهِ اللهِ جس نے اللہ کے لیے اللہ والوں کا اکرام کیا، ان سے محبت کی اَکْرَمَهُ اللهُ[41] تو اس نے اللہ کا اکرام کیا۔ مشکوٰۃ کے اندر یہ روایت موجود ہے۔ کیوں کہ اس نے اللہ والوں کا اکرام اللہ ہی کے لیے کیا ہے، اس لیے نہیں کیا کہ یہ وزیرِاعظم ہے یا سیٹھ ہے، صرف اس لیے کیا کہ یہ اللہ والا ہے۔ دوسری شرط مُلّا علی قاری نے یہ بیان فرمائی ہے وَلَا یُحِبُّ لِعَرَضٍ کسی دنیاوی سامان کے لیے، تجارت کے لیے یا مال ومتاع کے لیے محبت نہ ہو کہ کچھ پیسہ ملے گا۔ عرض کہتے ہیں مال و متاع، دنیاوی ساز و سامان۔ نہ تو غرض سے محبت ہو اور نہ عرض سے محبت ہو، محض اللہ کے لیے محبت ہو۔ تیسری شرط ہے وَلَا عِوَضٍ اور کسی معاوضے کی تمنّا بھی نہ ہو کہ ہم آئے ہیں تو ہمیں کچھ دو۔ چوتھی شرط ہے وَلَا یَشُوْبُ مَحَبَّتَهٗ حَظٌّ دُنْیَوِیٌّ اس کی محبت میں کوئی دنیاوی لذت شامل نہ ہو۔ اور پانچویں شرط ہے وَلَا اَمْرٌ بَشَرِیٌّ[42] بشری تقاضے بھی نہ ہوں۔ آپ کی کوئی انسانی حاجت بھی پوری نہ ہوتی ہو۔

---

[41] مسند احمد: ۳۶/۵۶۲ (۲۲۲۲۹)، الجزء السادس والثلاثون، مؤسسة الرسالة

[42] مرقاة المفاتیح: ۱/۵۷، کتاب الایمان، دار الفکر، بیروت

تو ملا علی قاری نے یہ پانچ شرطیں لکھی ہیں اور فرمایا کہ جس کے دل میں اللہ کی محبت کی مٹھاس، ایمان کی حلاوت آجاتی ہے اس کی بھی پانچ علامتیں ہیں۔

حلاوتِ ایمانی کی پانچ علامات

کیسے معلوم ہو کہ ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کے ایمانِ کامل کی مٹھاس داخل ہوگئ ہے؟ مُلّا علی قاری نے مشکوٰۃ کی شرح میں اس کی پانچ علامات بیان کر دیں:

پہلی علامت ہے اِسْتِلْذَاذُ الطَّاعَاتِ ایسے شخص کو جس کے دل میں ایمان کی مٹھاس داخل ہوجاتی ہے اس کو اللہ کا نام لینے میں، عبادت میں مزہ آنے لگتا ہے، تلاوت میں مزہ آنے لگتا ہے، دعا میں لطف آنے لگتا ہے۔ دوسری علامت ہے اِیْثَارُھَا عَلٰی جَمِیْعِ الشَّھَوَاتِ اور اللہ کی عبادت کو، فرماں برداری کو اپنے نفس کی خواہشوں سے، نفس کی لذتوں سے آگے رکھتا ہے۔ یہ نہیں کہ جہاں نفس کو مزہ آیا وہاں اللہ تعالیٰ کو بھول گئے، جہاں اپنا دنیاوی فائدہ دیکھا نماز روزہ سب غائب کر دیا، وظیفہ وغیرہ سب چھوڑ دیا۔ غرض اپنی لذتوں اور شہوتوں پر اللہ کی مرضی کو اور عبادت کو ترجیح دیتا ہے۔

تیسری علامت ہے تَحَمُّلُ الْمَشَاقِّ فِیْ مَرْضَاۃِ اللہِ اللہ و رسول کو خوش کرنے کے لیے، اللہ و رسول کی مرضی میں ہر مصیبت کو خوشی خوشی گوارا کرلیتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ صاحب نگاہ بچانے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ ارے تمہارے دل میں ایمان کی مٹھاس نہیں ہے، جب دل میں ایمان کی مٹھاس آئے گی تو نگاہ بچانے میں، ٹی وی چھوڑنے میں، سینما چھوڑنے میں، سارے گناہ چھوڑنے میں آپ کو تکلیف نہیں ہوگی بلکہ آپ اس کو برداشت کرلیں گے، تَحَمُّلْ کے معنٰی ہیں اٹھالینا، برداشت کرلینا، تَحَمُّلُ الْمَشَاقِّ مشقتوں کو برداشت کرلیں گے۔ مَشَاق، مَشَقَّۃ کی جمع ہے، تَحَمُّلُ الْمَشَاقِّ فِیْ مَرْضَاۃِ اللہِ اللہ و رسول کی مرضی پر، اللہ کی رضا پر مشقت کو خوشی خوشی گوارا کرلینا۔ دوستو گناہ چھوڑنے میں غم تو ہوتا ہے، کبھی نفس کا غلبہ ہوجاتا ہے تو نفس تھوڑی بہت لذت درآمد کرلیتا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی مدد آجاتی ہے تو کھایا ہوا اُگل دیتا ہے۔ اللہ والوں کی شان دیکھو کہ کھایا ہوا اُگل دیتے ہیں یعنی فوراً توبہ کرتے ہیں اور روتے ہیں، اللہ سے معافی مانگتے ہیں اور نامناسب

صورتوں کو دیکھنے سے اور ان کی صحبتوں سے بچنے کا اہتمام کرتے ہیں، جو چیز ان کو اللہ سے دور کردے اس سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔

چوتھی علامت ہے تَجَرُّعُ الْمَرَارَاتِ فِی الْمُصِیْبَاتِ تلخ گھونٹ پینا۔ مُرٌّ کہتے ہیں تلخ کو۔ جیسے حدیث میں آتا ہے کہ قُلِ الْحَقَّ وَلَوْ کَانَ مُرًّا[۴۳] حق کہو اگرچہ تلخ ہو۔ حق بات تو تلخ ہو مگر تمہارا انداز اور لہجہ تلخ نہ ہو، کڑوی بات بھی میٹھے انداز میں کہو۔ مصیبتیں آئیں تو تلخ گھونٹ پی لو، شکایت مت کرو۔ اللہ تعالیٰ جس حال میں رکھیں اس گھونٹ کو حلق سے اتارتے جاؤ۔ بدحواسی کی وجہ سے اللہ کی کوئی نافرمانی نہ ہونے دو۔ یہ نہیں کہ ذرا سی مصیبت آئی تو نماز، روزہ اور وظیفہ سب غائب، ذرا سی تکلیف پہنچی اور شکایت کررہے ہیں کہ اللہ میاں کو اتنا یاد کرتے ہیں پھر بھی ہماری روزی نہیں بڑھائی، پھر بھی یہ نہیں ہوا، پھر بھی وہ آرزو پوری نہیں ہوئی، ارے اس اللہ کو کون یاد کرے جو ہماری کچھ نہیں سنتا، ہماری بات پوری نہیں کرتا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ارے تم اللہ کے کیسے عاشق ہو؟ تم تو اپنے نفس کی چاہت کے عاشق ہوئے، اللہ کے عاشق تو نہ ہوئے۔ اللہ کا عاشق تو وہ ہے جو ہر حال میں اللہ سے راضی رہتا ہے، اللہ سوکھی روٹی کھلائے تو راضی، پلاؤ بریانی کھلائے تو راضی؎

بے کیفی میں بھی ہم نے تو اک کیفِ مسلسل دیکھا ہے
جس حال میں بھی وہ رکھتے ہیں اس حال کو اکمل دیکھا ہے

اللہ والے بے کیفی میں بھی باکیف رہتے ہیں۔

پانچویں علامت ہے اَلرِّضَآءُ بِالْقَضَآءِ فِیْ جَمِیْعِ الْحَالَاتِ[۴۴] جس حالت میں رہیں اللہ کے فیصلے پر راضی اور خوش رہیں۔

آدابِ بندگی

اب آدابِ بندگی سیکھ لیجیے۔ اس کے لیے ایک واقعہ اور بیان کرکے بس ختم کرتا

[۴۳] شعب الایمان للبیہقی:۵/۱۰۵،الاختیار فی صدقة التطوع،مکتبة الرشد،ریاض

[۴۴] مرقاة المفاتیح:۱/۴۰،باب الحب فی اللہ،المکتبة الامدادیة

ہوں۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک غلام خریدا اور پوچھا کہ کیا کھاؤ گے؟ اس نے کہا کہ حضور غلاموں کا کوئی کھانا نہیں ہوتا، جو آپ کھلائیں گے وہی کھالوں گا۔ پوچھا یا غلام کیا پہنو گے؟ اس نے کہا کہ حضور غلاموں کا کوئی لباس نہیں ہوتا جو آپ پہنائیں گے وہ ہی پہنوں گا۔ انہوں نے کہا کہ اے غلام تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا کہ غلاموں کا کوئی نام نہیں ہوتا، جس نام سے مالک پکارے وہی نام ہوتا ہے۔ بس حسن بصری نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئے، ہوش آیا، افاقہ ہوا تو فرمایا کہ جا تجھے آزاد کردیا۔ اس نے پوچھا کہ کس خوشی میں آزاد کردیا؟ فرمایا کہ تو نے ہمیں اللہ کی غلامی سکھادی۔ تو میرا چند دن کا غلام ہے، ایک دن میں بھی مر جاؤں گا اور تو بھی مر جائے گا، تھوڑے دن کی غلامی کا تو نے اتنا حق ادا کیا جبکہ میں ہمیشہ کے لیے اللہ کا غلام ہوں، چاہے دنیا میں رہوں چاہے آخرت میں رہوں، زندہ رہوں یا مردہ رہوں ہمیشہ ہر جگہ اللہ کا غلام رہوں گا، میں کبھی ان کی غلامی سے الگ نہیں ہوسکتا جبکہ تو اپنی قیمتِ فروخت ادا کرکے میری غلامی سے الگ ہوسکتا ہے پھر بھی تو نے اتنا حق ادا کیا۔ کاش کہ مجھے بھی اللہ کی ایسی بندگی نصیب ہوجائے!

دعا کریں کہ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ یا اللہ جو کچھ عرض کیا ہے سب سے پہلے کہنے والے کو عمل کی توفیق دے۔ قصیدہ بردہ کا مصرع ہے، علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَسْتَغْفِرُ اللہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ اے اللہ میں ان اقوال سے آپ کی مغفرت مانگتا ہوں جو لوگوں کو تو سنائے مگر خود ان پر عمل نہیں کیا۔ اے اللہ جس قول پر اختر نے عمل نہیں کیا اور آپ لوگوں کو نصیحت کی ہے، اختر ان تمام اقوال پر معافی اور مغفرت کی بھیک مانگتا ہے۔ آپ حضرات سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو، آپ کو، سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے، آمین۔

وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

❁❁❁❁

ہر مسلمان اللہ تعالیٰ کا قربِ خاص حاصل کرنے کا متمنی ہے۔ اس کا نہایت آسان اور مختصر راستہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان فرمادیا ہے کہ اگر میرے محبوب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع کروگے تو تم ہمیں کیا محبوب بناؤ گے، ہم خود تم کو اپنا محبوب بنالیں گے۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے وعظ ''سنتوں پر عمل کے ثمرات'' میں سنتوں پر عمل کرنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ حدیثِ پاک میں ہے جب فساد یعنی جہالت اور بدعت کا زمانہ آجائے تو جو میری سنت پر عمل کرے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا اور یہ ثواب کسی خاص سنت پر عمل کرنے کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر سنت پر عمل کرنے کا اتنا ہی اجر و ثواب ہے۔

www.khanqah.org